سوال

(337) بیوی اور شوہر کی مدت جدائی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں ایک گھر کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اشعار پڑھ رہی تھی کہ آج میرے خاوند جہاد پر گئے ہیں۔ اگر مجھے شریعت کا ڈر نہ ہوتا تو میرے بستر پر آج کوئی مرد ہوتا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو اپنی بیٹی کے پاس گئے اور جا کر پوچھا کہ اے میری بیٹی ایک عورت اپنے خاوند کے بغیر کتنا عرصہ گزار سکتی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ دو ماہ یا زیادہ سے زیادہ چار ماہ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں قانون بنا دیا کہ کوئی مرد مجاہد چار ماہ سے زائد گھر سے باہر نہ رہے بلکہ وہ چھٹی لے کر گھر آئے اور اپنے حقوق زوجیت ادا کرے۔

کیا یہ واقعہ صحیح اسناد سے ثابت ہے؟ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو پھر بہت سارے مجاہدین اور تبلیغی جماعت والے سال کے لیے یا دو سال کے لیے گھر سے نکل جاتے ہیں وہ تو ان حقوق کو پورا نہیں کرتے۔ اس واقعہ کا حوالہ بھی دیں کہ یہ کون سی کتاب میں ہے۔ (خرم ارشاد محمدی دولت نگر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مفہوم کا اثر حافظ ابن کثیر نے موطا امام مالک سے بسند عمرو بن دینار عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 1/541، سورة البقرة: 227)

یہ اثر موطا امام مالک میں نہیں ملا۔ دوسرے یہ کہ عمرو بن دینار نے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔ دیکھئے تحفة الاشراف (8/94ح20613) ولفظہ عمرو بن دینار المکی الاثرم عن عمر۔ ولم یدرکہ)

بیہقی نے اسماعیل بن ابی اویس:

"حدثنی مالک عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: خرج عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ من اللیل فسمع امراۃ تقول "الخ کی سند سے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے (السنن الکبریٰ 9/29)

اس کی سند اسماعیل بن ابی اویس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تفسیر ابن کثیر میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔ (1/541)

مصنف عبدالرزاق (1/150،151ح12593،12594) اور المحلی لا بن حزم (10/40مسئلہ:1886) وغیرہم میں اس مفہوم کی دوسری سندیں بھی ہیں جو سب کی سب ضعیف ہیں لہٰذا یہ قصہ با سند صحیح یا حسن ثابت نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ623

محدث فتویٰ